مرتبہ ۔ ماسٹر محمد عمر، خان گڑھ

مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات

حقیقت تصوّف فرمایا۔ فقیر کے نزدیک طریق صوفیا حقیقت میں علوم شریعت کا خادم ہے۔ نہ کہ شریعت کے مخالف۔ نیز طریق صوفیہ کے سلوک سے یہ مقصود ہے کہ احکام فقیہہ کے ادا کرنے میں آسانی ہو جائے۔ اور وہ مشکل دور ہو جائے۔ جو نفس کی آمادگی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے طریق صوفیا حقیقت میں علوم شریعت کا خادم ہے۔

(جلد نمبر ۲)

کشف شہود۔ الہام خوارق عادات کرامات فرمایا۔ جو کچھ اعتبار کے لائق ہے وہ کتاب و سنّت ہے۔ جو وحی قطعی سے مقرر ہے۔ علماء کا اجتماع و اجتہاد۔ مجتہدین بھی انہی دو اصولوں پر مبنی ہے۔ ان کے علاوہ جو کچھ ہو خواہ صوفیا کے معارف ہوں یا ان کے کشف و الہام۔ اگر ان اصولوں پر ہوں تو مقبول ہیں وگرنہ مردود ہیں۔

خوارق عادات و کرامات کا بکثرت ہونا کسی ولی کی فضیلت پر دلیل نہیں۔ ممکن ہے کوئی شخص جس سے کوئی خرق عادت و کرامت ظہور پذیر نہ ہوئی ہو وہ اس شیخ سے افضل ہو جس سے اکثر کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہو بعض اولیاء اللہ جن سے کرامات و خوارق عادات ظاہر ہوئیں وہ آخر دم تک ان کے ظہور سے نادم ہوئے اور اکثر افسوس کرتے رہے کہ کاش ہم سے اس بات کا ظہور نہ ہوتا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے خوارق عادات کا ظاہر ہونا ولایت کی شرط نہیں۔ ولی اور غیر ولی میں کیسے پہچان ہو گی اور سچے کو کھوٹے سے کیسے علیحدہ کیا جائے گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمیز نہ ہو نہ سہی۔ حق کا باطل کے ساتھ ملا رہنا اس جہاں کے لوازم سے ہے۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ولی کو اپنی ولایت کا علم ہونا ضروری ہے۔ ہاں نبی کو اپنی نبوت کا علم ہونا اور خوارق عادات ہونا ضروری ہے۔ مگر نبی کا معجزہ بھی نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا نبی تو اپنی شرع کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جب ولی کو اپنے نبی کی شریعت کی متابعت کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے خوارق عادات ہونا ضروری نہیں۔ اس کے علاوہ مرید رشید اور طالب صادق مستعد ہمت عالی اپنے شیخ کے ہر معاملات سے خوارق و کرامات محسوس کرتا ہے۔

اولیاء اللہ نے جسمانی زندگی سے منہ پھیر کر روحانی زندگی کی طرف قدم بڑھایا اس لئے بھی لوگ زمین کا

امن اور غنیمت روزگار ہیں انہی کے طفیل لوگوں پر بارش ہوتی ہے۔ انہی کے طفیل مخلوق کو رزق ملتا ہے۔ بھم یرزقون و بھم یمطرون۔ ان کی نظر شفا ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں۔ اور ان کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا جس کی صحبت سے حق تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوجائے وہ شخص سچا ہے اور درجات کے فرق کے مطابق وہ اولیاء اللہ میں شمار ہے۔

پابندیٔ نماز نماز پنج وقتی باجماعت ادا کریں اور زکوٰۃ رغبت سے ادا کریں۔ جوانی میں معمولی سا نیک عمل بھی بڑا اہم ہوتا ہے۔ کل بڑھاپے میں حواس اور قوتیں سست ہو جائیں گی جمعیت قلب کے اسباب پراگندہ ہوجائیں گے۔ تو سوائے حسرت و یاس اور ندامت و پریشانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کل تک حق تعالیٰ مہلت ہی نہ دیں اور ندامت و پشیمانی کا موقع جو ایک طرح کی توبہ ہے وہ بھی نصیب ہو۔

فرائض کی تاکید جن اعمال سے خداوند تعالیٰ سبحانہ کا قرب حاصل ہوتا ہے وہ فرائض ہیں۔ فرائض کے مقابلے میں نوافل کا کچھ اعتبار نہیں۔ فرضوں کے مقررہ وقتوں میں سے وقت پر ایک فرض کا بجا لانا ہزار سال کے نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ نوافل خالص نیت کے ساتھ ادا کئے جائیں۔ اور خواہ ان نفلوں کا تعلق نماز، زکوٰۃ، روزہ اور ذکر یا اس کی مانند دوسری عبادات ہوں۔ بلکہ فرض ادا کرتے وقت سنتوں میں سے کسی سنت کا اور مستحب میں سے کسی مستحب کا بجا لانا بھی کیوں نہ ہو۔

ایک دفعہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی آپ نے نماز کے بعد جماعت پر نگاہ ڈالی۔ اس وقت ایک صحابی کو موجود نہ پایا۔ پوچھا فلاں شخص جماعت میں کیوں حاضر نہ ہوئے۔ حاضرین حضرات نے عرض کی کہ وہ اکثر شب بیدار رہتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا ہو گا۔

آپ نے فرمایا اگر وہ ساری رات سویا رہتا اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لیتا تو یہ اس کے لئے ہزار درجے افضل ہوتا۔

ایک دانگ (چوتھائی) سونے کا فریضہ زکوٰۃ کے حساب میں دینا، مرتبہ میں سونے کے پہاڑ جتنی مقدار نفلی خیرات دینے سے افضل ہے۔ اور اس کے ایک دانگ کے دیتے وقت کسی شرعی مستحب اور ادب کا بجا لانا مثلاً کسی قریبی محتاج کو دینا بھی مرتبے میں نفلی خیرات کا ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

عمل کا وقت ضائع نہ کریں عمل کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور ہر لمحہ جو گزرتا ہے وہ عمر کو گھٹاتا ہے اور موت کی مقررہ گھڑی کو قریب لاتا ہے۔ اگر آج خبردار نہ ہوئے تو کل مرنے کے بعد حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور گزرا ہوا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہئے کہ اس زندگی کے چند روز شریعت مطہرہ کے مطابق گزر جائیں تاکہ نجات کی امید کی جاسکے۔ یہ وقت عمل کرنے کا ہے اور بہشت و جنت

کا وقت آئندہ آنے والی زندگی میں ہے۔ اور اس جہاں میں کئے ہوئے نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ اس جہاں میں فصل کے وقت کو عیش و عشرت میں گنوا دینا ایسا ہے جیسے کہ کوئی اپنی کھیتی کو پکنے سے پہلے کھا جائے۔ اور فصل کاٹنے کے موسم میں اس کے پختہ پھل سے محروم رہے۔

ضرورت معاش کے بقدر دنیا کے ساتھ تعلق رکھنا چاہئے اور باقی سارا وقت آخرت میں کام آنے والے اعمال بجا لانے میں صرف کرنا چاہئے۔ حاصل کلام یہ کہ دل ماسوا اللہ تعالیٰ کی گرفتاری سے آزاد ہو اور یادِ خدا میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ فراغت کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ ساری عمر بے فائدہ کاموں میں نہ گنوائی جائے۔ اور اپنی ساری زندگی مرضیات مولیٰ میں صرف کر دینی چاہئے۔

ذکر اللہ کا طریقہ | بائیں جانب گوشت کا لوتھڑا قلب حقیقی کے لئے حجرہ سا ہے اسم مبارک اللہ کو اس قلب پر وارد کرنا ہے اور ہمہ تن قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں حاضر ناظر محض ذات حق تعالیٰ کو سمجھیں

اتباع سنت کی تاکید | اگر کوئی بات سنت اور بدعت کے درمیان پڑتی ہے تو سنت سمجھ کر اسے پورا کرنے کی نسبت اسے بدعت سمجھ کر ترک کر دینا بہتر ہے۔ بدعت میں ضرر کا احتمال ہے۔ اور سنت میں نفع کی امید۔ اسی لئے ضرر کے احتمال کو نفع کی امید پر ترجیح دے کر بدعت کو ترک کر دینا ضروری ہے۔

آداب شیخ کی تاکید | پیر وہ ہے جو مرید کو حق سبحانہ کی طرف راہنمائی کرے یہ بات طریقت کی تعلیم میں زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ شیخ شریعت کی تعلیم کا استاد بھی ہے اور طریقت کا رہنما بھی اس لئے پیر کے آداب کی رعایت از حد ضروری ہے۔ اس طریق میں اصل مقصد اور ریاضات و مجاہدات کا مدعا احکام شرعی کی بجا آوری اور سنت کی متابعت میں تاکہ نفس امارہ کی خواہشات دور ہوں۔ احکام شرعی کی بجا آوری نفس پر سب باتوں سے زیادہ دشوار ہے۔ سنت کی تقلید کے علاوہ اور ریاضتیں معتبر نہیں۔ اس لئے شیخ کی توجہ و تصرف کے بغیر کام نہیں چلتا۔ اور صحبت شیخ کی توجہ و تصرف قوی ہوتی ہے۔ ان کی صحبت میں افادہ زیادہ تر خاموشی سے اہل حق کی بات یہ ہے کہ انہوں نے انوار نبوت سے نور لیا ہے۔ ان کی صحبت میں یہی تصور کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بواسطہ قلب اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے شیخ کے قلب کے واسطہ سے میرے قلب میں پڑ رہی ہے

فرائض کی تاکید | فرائض کو چھوڑ کر نوافل میں مشغول ہونا لایعنی میں تمہارے اپنے حالات کی تفتیش کرنی چاہئے کہ ہم فرائض میں مشغول ہوں یا نوافل میں۔ مثلاً ایک نفلی حج کے لئے اتنے ممنوعات کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ لایعنی میں مشغولیت خدا سے روگردانی ہے بچاہے حج جیسی عبادت ہی کیوں نہ ہو۔ حج کے لئے استطاعت شرط اول ہے اس کے بغیر تضییع اوقات ہے۔ ضروری کام کو چھوڑ کر غیر ضروری کام میں مشغول ہونا لایعنی میں پڑنا ہے۔